سوال نمبر 2 (i) **پردے کے احکامات:**

عورتوں کو پردے کے سلسلے میں مندرجہ ہدایات دی گئی ہیں:

- عورتوں کو گھر سے نکلتے وقت چادر سے اپنے آپ کو ڈھانپ لینا چاہیے۔
- اس سے کفار اور دوسرے لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ وہ مسلمان عورتیں ہیں۔
- مومن عورتوں کو زیب و زینت دکھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

....

سوال نمبر 2 (ii) - قُوْلُوْ قَوْلاً سَدِيْداً کا مفہوم:

اِس سے مراد سیدھی ، سچّی اور کھری بات کہنا ہے۔ اس کے مطابق بات:

i) سچ ہو جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔

ii) درست ہو غلطی کا شبہ نہ ہو۔

iii) سنجیدہ ہو ، مذاق یا دل لگی نہ ہو۔

iv) نرم کلام ہو اور دلخراش نہ ہو۔

- ہمارے لئے رہنمائی:

اِس میں ہمارے لئے یہ رہنمائی ہے:

i) ہمیں ہمیشہ سچ اور درست بات کہنی چاہیے۔

ii) بات میں غلطی کا شبہ نہ ہو۔

iii) گفتگو کا انداز نرم ہونا چاہیے۔ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔

سوال نمبر 2 (iii) **حضرت ابراہیمؑ کا اُسوہ حسنہ:**

سورۃ الممتحنۃ میں حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں مندرجہ ذیل باتیں بیان کی گئیں ہیں:

i-) حضرت ابراہیمؑ کفر و شرک سے بیزار تھے یہاں تک کہ اُنہیں آگ میں ڈال دیا گیا۔

ii-) کفّار سے دوستی (دشمنی) صرف اللہ کی رضا کے لئے رکھنی چاہیے۔

iii-) حدیث کے مطابق اُسی کا ایمان مکمل ہوتا ہے جو اللہ کے لئے دوستی رکھے اور اللہ ہی کے لئے دشمنی رکھے۔

سوال نمبر 2 (iv) **اللہ تعالیٰ کا شکر:**

اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر اور تعریف کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے دو طریقے مندرجہ ذیل ہیں:

i۔) زبان سے کلماتِ تشکر ادا کرنا۔
ii۔) دل میں اللہ کی ~~اطاعت~~ عظمت اور اپنی اطاعت و بندگی کا احساس۔

سوال نمبر 2 (vii) **ہجرت کے معانی:**

ہجرت کے معانی ایک جگہ سے دوسری جگہ
جانا ہے۔ لیکن اسلام میں اس سے مراد مسلمانوں کا کسی ایسی جگہ
سے دوسری جگہ جانا ہے جہاں وہ محکوم اور مظلوم ہوں۔ برسرِ اقتدار لوگ
انہیں اسلام پر عمل کرنے سے روکتے ہوں۔ لہٰذا اس صورت میں مسلمانوں
کو چاہیے کہ ہجرت کر جائیں۔ جو لوگ وسائل کی کمی یا کسی اور مجبوری کی وجہ
سے ہجرت نہیں کر سکتے، قریب ہے کہ اللہ انہیں معاف کر دے۔

....

سوال نمبر6 (iv)

"مومنو! اُن لوگوں جیسے نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰ کو عیب لگا کر رنج پہنچایا اور خدا نے اُنھیں بے عیب ثابت کیا۔ یقیناً وہ آبرو والے تھے۔"

سوال نمبر 6 (iii)

" محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے
والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور
نبیوں کی نبوت یعنی مہر کو ختم کر
دینے والے ہیں۔ بے شک اللہ ہر
چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

سوال نمبر 6 (i)

" تم کو پیغمبرِ خدا کی پیروی کرنا بہتر ہے یعنی
اُس شخص کو جسے خدا سے ملنے اور رُوزِ
قیامت کے آنے کی اُمید ہو اور وہ اللّٰہ
کا کثرت سے ذکر کرتا ہو۔"

- عورتوں کے حقوق:

خطبہ حجۃ الوداع میں جہاں کئی اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے، وہیں عورتوں کے حقوق سے بھی آشنائی ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" تم پر واجب ہے کہ انہیں اچھا کھلاؤ اور رواج کے مطابق پہناؤ۔ عورتوں کے معاملے میں نرمی سے کام لیا کرو۔ کیونکہ در حقیقت وہ تمہاری پابند ہیں۔ اُن کی کوئی املاک نہیں۔ تم نے اُنہیں خدا کی امانت کے طور پر قبول کیا ہے اور تم اللہ کے حکم سے ہی اُن سے حظ اُٹھاتے ہو۔ سو خواتین کے معاملے میں نرمی اختیار کرو۔"

اس فرمان سے عورتوں کے مندرجہ ذیل حقوق مرتب ہوتے ہیں۔

i- عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کا کہا گیا ہے۔

ii- اُن کے ساتھ ہر طرح کی بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

iii- اُن پر ظلم و زیادتی سے منع کیا گیا ہے۔

iv- اُن کے نان و نفقہ یعنی کھانے پینے کا خیال رکھنے کو کہا گیا ہے۔

- عورتوں کے فرائض:

اس خطبہ میں عورتوں کے فرائض پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہوا:

" تمہاری بیویوں کا تم پر اور تمہارا اُن پر حق ہے کہ وہ بستر کو کسی غیر مرد سے آلودہ نہ کریں اور ایسے لوگوں کو گھر میں داخل نہ ہونے دیں جنھیں

تم ناپسند کرتے ہو۔ اُنہیں (عورتوں کو)
کوئی معیوب کام نہیں کرنا چاہیے۔ اگر وہ
ایسا کریں تو خدا نے تمہیں اختیار دیا ہے
کہ تم اُن کی سرزنش کرو اور اُن سے بستر
میں علیحدگی اختیار کرو۔ اگر وہ پھر بھی باز
نہ آئیں تو ایسی مار مارو کہ نمودار نہ ہو۔ اور
اگر باز آجائیں تو تم پر واجب ہے کہ اُنہیں
اچھا کھلاؤ اور رواج کے مطابق پہناؤ۔"

اس فرمان کی روشنی میں عورتوں کے مندرجہ ذیل فرائض اخذ کیے
جا سکتے ہیں:

i-) عورتوں کو اپنے شوہروں کی عزّت کرنی چاہیے۔
ii-) اُن کا فرمانبردار رہنا چاہیے۔
iii-) غیر مردوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہیے۔
iv-) شوہر کی پسند ناپسند کا خیال رکھنا چاہیے۔
v-) شوہر کو شکایت کا موقع نہیں دینا چاہیے۔

سوال نمبر 5 (صفحہ نمبر 1/2) - **صبر کے معانی و مفہوم:**

صبر کے معانی "روکنے اور برداشت کرنے کے" ہیں۔ پریشانی، تکلیف اور صدمے کی حالت میں گھبرانے کی بجائے ہمت، ثابت قدمی اور پامردی سے کام لینے کو صبر کہتے ہیں۔

- صبر کی اہمیت:

قرآن و سنّت میں صبر کا ذکر تقریباً ۷۵ مقامات پر آیا ہے اور صبر کرنے والے مومنوں کے اوصاف بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آپ ؐ نے جب تبلیغ شروع کی تو کافروں نے آپ پر بہت مظالم اٹھائے۔ تب ارشاد ہوا، "اے نبی ؐ! صبر اختیار کیا جائے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ بھی کر دیں اور اللہ بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔" ایک اور جگہ ارشاد ہوا: "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" آپ ؐ کا ارشاد ہوا: "صبر نصف ایمان ہے۔" "صبر کشائش کی چابی ہے۔" "صبر جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے" "صبر میری چادر ہے۔" صبر جمیل کے متعلق فرمایا کہ "یہ وہ صبر ہے جس میں حرفِ شکایت نہ ہو۔" حضرت علی رضؓ کا قول ہے: "صبر کا ایمان کے ساتھ وہی رشتہ ہے جو سر کا جسمِ انسانی سے۔"

- صبر کے فضائل:

صبر کے بہت سے فوائد ہیں:

i- صبر کرنے والوں کو دنیا و آخرت کی کامیابی کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔ "اور عنقریب ہم صبر کرنے والوں کو جزا دیں گے۔"

ii- اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

شکر کے معانی و مفہوم:

شکر کے معانی کسی کا شکریہ ادا کرنا، اُس کی تعریف کرنا، اُس کا احسان ماننا اور زبان سے عمل کر اِس کا اظہار کرنا ہے۔

- قرآن کی روشنی میں شکر کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور میرا شکر ادا کرو اور کفر نہ کرو۔" پھر ارشاد ہوا: "اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔" ایک اور جگہ فرمایا گیا: "اگر تم ایمان لاؤ اور شکر کرو تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا۔"

- حدیث کی روشنی میں شکر کی اہمیت:

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا، اس لیے اگر کوئی تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو اُس کا شکر ادا کرو۔" پھر فرمایا: "مال و دولت کی بجائے شکر گزار دل کو غنیمت سمجھو۔" ایک اور جگہ فرمان ہوا: "جو لوگ تم سے مال و دولت میں کم ہیں، اُن کو دیکھا کرو۔ اِس سے جذبۂ شکر پیدا ہو گا۔"

- شکر کے فضائل:

i) اللہ کا شکر ادا کرنے سے انعامات کی فراوانی ہوگی۔ "اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔"

ii) شکر ادا کرنا عذاب سے بچاؤ کا بھی ذریعہ ہے۔ "اگر تم ایمان لاؤ اور شکر کرو تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا۔"

سوال نمبر 7 (ii) **ترجمہ:** "نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم کیا، اُس نے گویا دین کو قائم کیا۔ اور جس نے اُسے ڈھایا، اُس نے گویا پورے دین کو ڈھایا۔"

- **حدیث کا مفہوم:** اِس حدیث میں دین کو ایک عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے جس کا ستون نماز ہے۔ جس نے اسے قائم کیا، اُس نے گویا دین کی عمارت کو قائم رکھا اور جس نے اسے ڈھایا، اُس نے گویا دین کی عمارت کو ڈھا دیا۔ روزانہ پانچ بار مومن کے امتحان کا موقع آتا ہے۔ اگر وہ اِس پکار پر لبیک کہتا ہے تو گویا اپنے دعویٰ ایمان سے دینِ صداقت کی گواہی دیتا ہے۔ اِس کے علاوہ نماز ہی وہ عمل ہے جس سے اِس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم رہتا ہے جو ترکِ نماز سے کمزور ہو جاتا ہے۔

- **نماز کا معانی و مفہوم:** نماز کو عربی میں "صلوٰۃ" کہتے ہیں جس کے معانی "دعا کرنا" کے ہیں۔ نماز کے معانی دعا کرنا، رجوع کرنا کے ہیں۔ یہ اسلام کا اہم اور دوسرا رکن ہے۔ اِسکا اصطلاحِ شریعت میں نماز سے مراد "عبادت کا وہ خاص طریقہ ہے جو رسول ﷺ نے مومنوں کو بتایا۔"

- **قرآن و سنّت کی روشنی میں نماز کی اہمیت:** قرآن میں تقریباً ۷۰۰ مقامات پر نماز کا حکم آیا ہے۔ ارشاد ہوا: "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔" ایک اور جگہ ارشاد ہوا: "اے نبی ﷺ! آپ میرے اُن بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں۔ احادیث میں بھی نماز کی اہمیت واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔" "نماز جنّت کی کنجی ہے۔" پھر فرمایا: "نماز دین کا ستون ہے۔"

- **ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی سے تعلق:** "(1) نماز قربِ الٰہی کے لئے آسان اور سادہ عمل ہے۔ (2) نماز بے حیائی اور برائی کے کام سے روکتی ہے۔ (3) باجماعت نماز سے باہمی اخوت و ~~مساوات~~ مساوات کا درس ملتا ہے۔ (4) سجدے میں قربِ الٰہی کی انتہا ہو جاتی ہے۔ (5) اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رابطہ قائم رہتا ہے۔"